میڈیا آفس
حزب التحریر
سکینڈینیویا

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

﴿وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مِنكُمۡ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَيَسۡتَخۡلِفَنَّهُمۡ فِي ٱلۡأَرۡضِ كَمَا ٱسۡتَخۡلَفَ ٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِهِمۡ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمۡ دِينَهُمُ ٱلَّذِي ٱرۡتَضَىٰ لَهُمۡ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّنۢ بَعۡدِ خَوۡفِهِمۡ أَمۡنٗاۚ يَعۡبُدُونَنِي لَا يُشۡرِكُونَ بِي شَيۡـٔٗاۚ وَمَن كَفَرَ بَعۡدَ ذَٰلِكَ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡفَٰسِقُونَ﴾

بدھ، 06 شعبان، 1438ھ | 03/05/2017 | نمبر: 03/1438

پریس ریلیز

ڈینش مساوی برتاؤ بورڈ نے مسلمانوں کو زبرستی مغربی تہذیب کے مطابق ڈھالنے کی تصدیق کردی

ڈینش کالجز کی جانب سے طلباء کو اسکول کے اندر نماز پڑھنا ممنوع قرار دیا جانا مساوی برتاؤ کے اصولوں کی خلاف ورزی نہیں بلکہ یہ وہ اصولی فیصلہ ہے جو "مساوی برتاؤ بورڈ" نے 27 اپریل 2017 کو کیا۔ یہ فیصلہ فریڈرکسبرگ میں ٹی ای سی تعلیمی ادارے کے حکام کی جانب سے 2015 میں نماز سمیت مذہبی اقدار پر پابندی کے خلاف ایک مسلم طالب علم کی شکایت کے تناظر میں کیا گیا۔

فیصلے کے بعد ٹی وی 2 سے بات کرتے ہوئے ٹی ای سی کے ڈائریکٹر لون جینسن نے کہا "مجھے اطمینان ہے کہ ہمارے فیصلے کو برقرار رکھا گیا اور بورڈ نے بھی اس کی تائید کی ہے کہ ہمارے اصول اور طور طریقوں کا مقصد سیکیورٹی اور مختلف سوچوں کے لیے کشادگی کو یقینی بنانا ہے"۔ پابندی کے لیے جواز کے طور پر انہوں نے مارچ 2017 کو کہا "یہ ایک ذاتی مسئلہ ہے اور ہم کسی ایک مذہب کی اقدار پر عمل اور اس کو نافذ نہیں کرسکتے۔ اور اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ ہم رسومات کی اجازت نہیں دیتے۔ رسومات کی ادائیگی دوسروں کو یہ باور کروانے کی کوشش ہے کہ مذہب پر عمل کرنے کا صحیح طریقہ یہی ہے۔"

یہ ایک بے بنیاد جواز ہے جو سوشل جمہوری پارٹی کی جانب سے سال کے شروع میں اٹھائی گئی جب انہوں نے ڈینش پیپلز پارٹی کی جانب سے پیش کیے گئے بل کی حمایت کی جس کا مقصد تعلیمی اداروں میں اسلامی عبادات پر مکمل پابندی تھا۔ سیاست دانوں کی طرف سے دی گئی حمایت اور حکام کی جانب سے کی گئی تصدیق کے ساتھ ہی مسلم طلباء کا عقائد کی بنیاد پر عمل کرنا ممنوع قرار دیا گیا اور یہ سب سیکیورٹی، کشادگی اور تنوع کے نام پر کیا گیا۔ یہ حیران کن نہیں کہ مذہبی طور پر "غیر جانب دار" کرنے کی یہ اچانک ضرورت صرف اُن اداروں میں پیش آئی جہاں مسلم طلباء نمایاں تعداد میں ہیں۔ طلباء کی جانب سے محض اسلام پر عمل کرنے کو ادارے کی سیکیورٹی کے لیے خطرے کے طور پر مشکوک نگاہوں سے دیکھا جانا حقیقت میں بے بنیاد ہے۔ حالانکہ تعلیمی اداروں میں بد اخلاقی اور جنسی بدکاری کا رویہ ایک کھلی حقیقت ہے جس کو صحت مند سیکولر تعلیم تصور کیا جاتا ہے اور جس میں اسکول تعاون بھی کرتے ہیں۔

مسلمانوں کی طرف منافقت اور بے بنیاد شکوک کوئی نئی بات نہیں ہے۔ پابندیوں کو تنظیمی طور پر اصرار کے ساتھ ملک میں مسلمانوں اور خاص طور پر مسلمان نوجوانوں کو مغربی تہذیب کے مطابق ڈھالنے کے لیے لاگو کیا جارہا ہے۔ دوسری طرف پابندیوں پر مبنی ظالمانہ اقدامات اس بات کی نشانی ہیں کہ مسلمانوں کو ان کی دینی شناخت سے الگ کرنے کے لیے دہائیوں سے جاری کوشش ناکام ہوچکی ہے اور حالیہ اقدامات کا انجام بھی مختلف نہیں ہوگا۔

جہاں تک تعلیمی اداروں کی لیڈرشپ کا تعلق ہے تو وہ کم سے کم اعتبار کا معیار تو برقرار رکھیں اور کھل کر مسلم طلباء سے کہیں "اپنے اسلام کو تعلیمی ادارے کے دروازے پر چھوڑ آؤ!"

ڈینش رحم دلی اور کھلے پن کا دھوکہ دفن ہوچکا ہے، ہم اپنے مسلمان بھائیوں اور بہنوں سے کہتے ہیں کہ وہ اپنی اسلامی شناخت کا دفاع کریں اور مضبوطی سے اپنی نماز کا اہتمام کریں اور تمام دینی فرائض پر عمل کرتے رہیں۔

سکینڈینیویا میں حزب التحریر کا میڈیا آفس

حزب التحریر آفیشل ویب پیج: http://www.hizb-ut-tahrir.org
حزب التحریر میڈیا آفس ویب پیج: http://www.hizb-ut-tahrir.info
ویب سائٹ: www.hizb-ut-tahrir.dk
ای میل: info@hizb-ut-tahrir.dk